گننا اور تولنا

قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے "اور جن کے اعمال کے وزن زیادہ ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے" (القارعۃ) یعنی اللہ تبارک تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کو تولے گا، گننے گا نہیں۔ عجیب بات محسوس ہوتی ہے کہ ہم تو تمام اعمال گن کرتے ہیں، پانچ نمازیں، نمازوں کی رکعتیں، زکوۃ کا حساب۔ یہاں تک کہ ہمارے وہ اعمال جو کہ حاجت پوری کرنے یا فضائل اور مراتب حاصل کرنے کے لیے ہیں وہ بھی گنتی ہے۔ مثال کے طور پر ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمداللہ پڑھیں۔ یا پھر دعا کے اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اسی طرح کے بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جب سب اعمال گن کر کیے جا رہے ہیں تو پھر اعمال کا وزن کیا ہے؟

اعمال کا وزن جاننے کے لیے ایک مثال لیتے ہیں۔ فرض کریں کہ آپ پر کوئی مشکل آپڑی ہے اور لوگ آپ کے پاس تعزیت اور دلجوئی کے لیے آتے ہیں۔ آپ کے پاس آنے والے تمام لوگ کیا آپ کے نزدیک ایک جیسا مقام رکھتے ہیں۔ یقیناً نہیں۔ کچھ لوگ صرف معاشرے کی رسم نبھانے کے لیے آئے ہیں۔ کچھ کا مفاد آپ کے ساتھ وابستہ ہے۔ کچھ اس لیے آئے ہیں کہ آپ سے انکا خونی رشتہ ہے۔ عین ممکن ہے کہ ایک مخلص دوست کا مقام خونی رشتہ دار سے زیادہ ہو۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اعمال کا وزن کیسے بڑھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید جانتا ہے اور یہ دل ہی ہے جو اعمال کے وزن میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ انسان کے اندر اچھائی اور برائی کا فرق معلوم کرنے کا ایک پیمانہ رکھا ہے۔ جب بھی کوئی کام درست اور خلوص نیت سے کیا جائے تو دل اس کی گواہی دیتا ہے اور خلوصِ نیت میں ذرہ برابر کمی دل کو بیتاب کرتی ہے۔ اب یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ دل کی گواہی کو قبول کرے اور نیت کو صاف رکھے یا پھر دل کی وارننگ کو مسترد کر کے اپنے عمل کی توجیحات تلاش کرتا رہے۔ اور اگر مستقل طور پر اس ورانگ کو نظرانداز کیا جاتا رہے تو انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جس کو قرآن میں "دلوں پر مہر لگا دینا" کہا گیا ہے کہ اس کے بعد یہ وارننگ ملنا بند ہو جاتی ہے اور اللہ فرماتا ہے "کہ وہ سمجھتے ہیں کہ نیک کام کر رہے ہیں مگر اللہ ان کے اعمال کو کوئی وزن نہیں دے گا" (الکھف)۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اعمال کا وزن دل کی گواہی اور خلوص نیت سے بڑھتا ہے کیونکہ "بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔ اگر دل کی گواہی شامل نہ ہو تو اعمال وزن سے خالی ہو جاتے ہیں۔ خلوصِ نیت سے بغیر بولے بہایا گیا ایک آنسو ہزار مرتبہ استغفر اللہ پڑھنے سے زیادہ وزن رکھتا ہے۔ بقول اقبال

تو عرب ہو یا عجم ہو تیرا لاالہ الا

لغتِ غریب جب تک تیرا دل نہ دے گواہی